السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کلمہ گو پاکستانی ہے باپ دادا مسلمان شناختی فارم پر مذہب اسلام درج ہے قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب تسلیم کرتا ہے ارکان اسلام سے (اپنے علم کی حد تک) واقف ہے مگر اپنی خواہشات کے تابع زندگی گزار رہا ہے رفاہ عامہ کے کاموں میں غریب کی بچی کی شادی مدرسہ کی تعمیر لاوارث میت کی تجہیز و تکفین (سے رسم چہلم تک) وغیرہ کے اخراجات برداشت کرتا ہے دوستوں کی نماز جنازہ میں بہر صورت شریک ہوتا ہے رمضان میں کبھی کبھار نماز تراویح نماز تہجد بھی ادا کرلیتا ہے لیکن ہر سال بہشتی دروازہ پاکپتن سے گزرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ لاہور میں عرس کی سالانہ تقریبات میں شریک ہوتا ہے مزاروں سے گہرا شغف ہے زراعت کے علاوہ آمدنی کے کئی اور بھی ذرائع ہیں حلال و حرام سب درست جانتا ہے رقم کا لین دین ہو تو سودی کاروبار کرتا ہے بینک میں کئی ایک سودی سکیموں میں پیسہ لگا رکھا ہے۔

دوستوں کی محفل میں شراب بھی پی لیتا ہے اس نے کئی دفعہ زنا بھی کیا معاملات میں جھوٹ بولتا ہے فریب کاری دھوکہ دہی اس کی زندگی کے معمول ہیں موسیقی کا شوقین ہے اگر کوئی موحد شخص راہ حق کی ہدایت کرتا ہے تو اس کا جواب صرف یہ ہوتا ہے بھئی ہم جیسوں کا ابھی تو اللہ ہے اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے ہر کلمہ گو نے بہر حال جانا تو جنت میں ہی ہے کیا زید کی یہ خوش فہمی درست ہے! بغیر توبہ کئے اگر فوت ہو جائے تو قرآن خوانی ساتواں چالیسواں وغیرہ کچھ فائدہ دے سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صفات کے حامل شخص کو چاہیے کہ اپنی اولین فرصت میں امدادی ذرائع سے دعوۃ الرسل "توحید خاص" کو سمجھنے کی سعی کرے یا پھر کسی موحد بزرگ عالم کی صحبت کو اختیار کرے تاکہ اس کی باطنی کیفیت میں جلاء پیدا ہو کر اس میں جذبہ توحید موجزن جو اول و آخر ذریعہ نجات ہے ورنہ آپ جانتے ہیں کہ نکما بیج تو زمین بھی قبول نہیں کرتی چہ جائیکہ سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کا سود اللہ کے حضور پروان چڑھتے یہ حقیقت ہے کہ اللہ جل شانہ کا بندوں پر بہت زیادہ حق ہے اس کا تقاضا ہے کہ بندہ کما حقہ حق عبودیت ادا کرے اس کے ماسوا کسی کی پرستش نہ کرے اور نہ کسی کو نفع و ضرر اور خوف و رجاء وغیرہ میں اس کا شریک و سہیم سمجھے خالی گھر ہر ایک کی توجہ کا مرکز ہوتا ہے ہر کوئی اس کو اپنے مقاصد میں استعمال کے لیے کوشاں ہوتا ہے اسی طرح یاد الٰہی سے غافل اور بے بہرہ دل و دماغ بڑی آسانی سے شیطانی قوتوں کا ملجاء و ماوی بن جاتا ہے اس کے نتیجہ میں گناہ آلود زندگی خوبصورت و مزین لگنے لگتی ہے آدمی ہوائی گھوڑے پر سوار ہو کر خوش فہمی میں بتلا ہو جاتا ہے کہ اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے عمل کی کیا ضرورت ہے وہ خود بخود معاملہ حسنہ کرے گا میرے اعمال سے وہ مستغنی ہے وغیرہ سوچنے کا مقام ہے اگر اگر یہ بات حقیقت کا روپ دھارے ہوتی تو انبیاء کرام علیہ السلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ کو عبادات کے مصائب و مشکلات کا بوجھ اٹھانے کی کیا ضرورت تھی جب کہ تاریخ شاہد ہے کہ مجاہدہ نفس میں وہ اپنی نظیر آپ تھے اس بناء پر وہ خلد بریں کے وارث ٹھہرے۔ سوال میں ذکر کردہ بہت ساری چیزیں شرکیات بدعات اور کبائر کی قبیل سے ہیں دین اسلام سے غیر متعلق ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ پہلے دین کا صحیح فہم و ادراک حاصل کیا جائے۔ پھر اس کے تقاضوں کے مطابق اپنے کو ڈھالا جائے۔

«الکیس من دان نفسه والعاجز من اتبع نفسه هواه و تمنی علی الله الامانی»

"یعنی "عقل مند اور دانا بینا وہ ہے جس نے اپنے نفس کو رب کی رضا کے تابع کر دیا اور عاجز و بے بس وہ ہے جو نفسانی خواہش کی پیروی میں لگا رہا اور اللہ سے صرف آرزوؤں کا متمنی ہے۔

شخص ہذا منہیات کا مرتکب اگر مر گیا تو قرآن خوانی ساتواں چالیسواں وغیرہ اس کے لیے نفع بخش نہیں کیونکہ بذات خود ان اعمال کا وجود ہی شریعت اسلامیہ میں ثابت نہیں دوسری طرف یہ شخص مشرک بھی ہے جس کی نجات ممکن نہیں۔

إِنَّ اللَّهَ لا يَغفِرُ أَن يُشرَكَ بِهِ وَيَغفِرُ ما دونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشاءُ ۚ وَمَن يُشرِك بِاللَّهِ فَقَد ضَلَّ ضَلـٰلًا بَعيدًا ١١٦ ... سورة النساء

مزید آنکہ یہ شخص کبائر کا مرتکب ہے جس کی نجات کا انحصار مشیت الٰہی پر موقوف ہے وغیرہ وغیرہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص826